123

هٰذَا الَّذِی كُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ

نمبر دویم　　　رسالہ　　　جلد دوم

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

جسمین رسالہ ادلہ کاملہ کا جواب ہی جسکو مولوی محمد قاسم صاحب

بانی مدرسہ دیوبند نے بجواب اشتہار مسائل

عشرہ مشتہرہ انیس مئی ۱۸۷۶ء تالیف کیا

اور خلاف واقع اپنی شاگرد محمود حسن

صاحب کے نام سے شائع کرایا

منجانب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری مدظلہ

۳۰ صفر سنہ ۱۲۹۶ ۲۲ فروری سنہ ۱۸۷۹ء

مطبع مصطفائی لاہور مین طبع ہوا

(۴) حدیث نقض وضو بمس شرمگاہ

(۵) حدیث رفع یدین بوقت رکوع

(۶) حدیث جہر بسم اللہ

انکے سوا احادیث ذیل بھی اسکی شاہد ہین

(۷) حدیث وجوب قرءۃ فاتحہ نماز مین جسکو آئت فاقرءوا ما تیسر سے رد کرتے ہین

(۸) حدیث قرارۃ فاتحہ بحق مقتدی جسکو آیت واذا قرء القرآن فاستمعوا رد کرتے ہین - اور اسکے رد مین ہمارے مولانا مخاطب بھی اپنے اسلاف کے شریک ہین - چنانچہ بجواب سوال چہارم اس ایت سے پیش ہین

(۹) حدیث جہر بالتامین جسکو آئت ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ سے رد کرتے ہین اور ہمارے مولانا مخاطب اسکے رد مین یہ حدیث لائے ہین انکم لا تدعون اصم ولا غائبا یعنے تم کسی بہرے اور غائب کو تو نہین پکارتے کہ آمین بلند کہتے ہو

(۱۰) حدیث وجوب طمانیت رکوع وسجود مین جسکو آیت فارکعوا واسجدوا سے رد کرتے ہین

(۱۱) حدیث ولی کے سواے نکاح نہونے کی جسکو راوی کے خلاف ونسیان سے رد کرتے ہین

(۱۲) حدیث جنازہ علی الغائب جسکو آیہ صل علیہم ان صلوتک سکن لہم سے رد کرتے ہین

اسکے نظائر اور ہزارون ہین پر سر دست اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون تا کہ گیارہ ان دس گیارہ کی عوض مین ہو جاوین جنسے انکار کا اندیشہ دماغ عالی مین ہماری نسبت سمایا ہی اور لدینا مزید کی دہمکی علاوہ بران رہی اگر کسیکو اور بھی تمثیلات دیکھنے کا شوق ہی تو وہ کتاب اعلام الموقعین امام ابن القیم کا مطالعہ کری اسمین ساٹھ سے زیادہ اسکی تمثیلات ذکر کی ہین - وہ کتاب میسر نہو تو جنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ ہی کو دیکھے - وہ

وہ بھی نہ ملے تو ہمارا ضمیمہ سفیر ہند نمبر (۱۱) مطبوعہ نومبر ۱۸۹۷ء کو ملاحظہ مین لاوے بعض تمثیلات اُسمین سے اِسمین بھی منقول ہین یہ تو آپکے مذہب و روش کا بیان ہے۔ اور اسباب کا ثبوت کہ جو باتٰ آپ ہماری نسبت فرض و تجویز کرتے ہین۔ وہ جناب مین دم نقد موجود ہے

اب رہا اسکا رد و ابطال سو بطور تفصیل اسمقام مین اور مولانا کے خطاب مین [illegible] ضرور ہی ہین [illegible] کہ ابھی تو آپ اسباب کو ہماری طرف منسوب کرتے ہین۔ اور اپنی برارت اِسّے جتلا رہی ہین آیندہ اگر آپ اس مذہب کے ملتزم ہوئے اور اُن عبارات و استدلالات کی صحت کے مدعی ہیں۔ تو اولاً آپ خود ہی اپنے خیال و اندیشہ کے مکذب ہونگے۔ اور ہمکو منکر بناتے بناتے آپ منکر بنین گے۔ پھر ہم بھی کچھ ہاتھ دکھلائینگے۔ اور ان عبارات و استدلالات کے ایک ایک فقرہ کا رد شہرہ آفاق کرینگے۔ سردست اگر ہم اسکی تفصیلی رد کے درپے ہوتے ہین تو یہ احتمال مانع ہوتا ہے کہ شائد مولانا ان عبارات و استدلالات سے اپنی برارت والنکار ظاہر کرین۔ اور ہماری طرح ان سب کو مردود و باطل مان لین اور اُلٹا ہمکو یہ الزام دین کہ توضیح کی تقلید کی نسبت ہمارا کونسا اقرار موجود ہے۔ چنانچہ یہ فقرہ پہلے آپ کی قلم سے بصفحہ (۳۱) رسالہ کے نقل ہوچکا ہے اس صورت مین ہمارا تیر خالی جائیگا اور صید مطلوب ہاتھ نہ آئیگا۔ اسی نظر سے ہمنے ان عبارات [illegible] ہی کردیا ہے۔ اور بجز ایک دو موقع فاحش غلطیوں کے کہین تعرض بابطال نہین کیا۔ ورنہ ہم تو ان عبارات کے ایک فقرہ کو بھی صحیح نہین جانتے۔ اور کسی اصل کو اصول مذکورہ سے خالی از بطلان نہین سمجھتے۔

ہان جملہ اصول کا ابطال بوجہ اجمال یا بعض فروع کی تفصیل بطور تمثیل لوازم محمدیت و ضروریات حمیت سنت سے ہے گو مولانا اس مذہب کے ملتزم نہون۔ اور نہ انپر الزام عاید ہوسکے۔ سو کچھ اسی تحریر مین قبل بیان مذہب مخاطب بنقل عبارت بطرق تکمیہ

ہوچکا ہی - اور کچھہ اخبار سفیر ہند کے ضمیمجات
مین ہوچکا ہی

ضمیمہ نمبر (۲) مطبوعہ اگست ۹۸ئہ مین اس
اصل کا ابطال ہی کہ حدیث راوی غیر فقیہ کے
خلاف قیاس مقبول نہین

ضمیمہ نمبر (۵) و (۶) مطبوعہ ستمبر ۹۸ئہ مین
اس فرع کا ابطال ہی کہ حدیث آمین با لجہر
آیت ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ کی مخالف
ہی اسلئے مقبول نہین

ضمیمہ نمبر (۱) سے [illegible]
[illegible]
کے ابطال مین ہین

(۱) عام قران قطعی ہی
(۲) عموم قرآن کی تخصیص خبر واحد سے جائز نہین
(۳) جمع وتطبیق سے ترجیح مقدم ہی

اور اس فرع کے ابطال مین کہ قرءہ فاتحہ خلف
الامام ایت اذا قرء القران کے مخالف ہی
اور کچھہ ماحضر جدید جو بحکم کل جدید لذیذ
لطف سے خالی نہین - حمایت ونصرت حدیث
قضاء شاہد مع الیمین مین (جسکو یہ حضرات
قرآن وحدیث مشہور کے معارض سمجھکر رد
[illegible]
[illegible] ہین اور [illegible] جاتا ہی

ترجمہ	متن
مسلم نے اپنی صحیح مین ابن عباس رض سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے یمین مدعی اور ایک گواہ سے بحق مدعی فیصلہ کیا -	روی **مسلم** فی صحیحہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلعم قضے بیمین و شاھد
امام نووی نے اسکی شرح مین کہا ہی - جمہور علماء صحابہ وتابعین اور پچھلے علماء امصار یہی کہتے ہین کہ ایک گواہ اور قسم مدعی سے مالی مقدمات مین فیصلہ کیا جاے	**قال النووی** فی الشرح قال جمہور علماء الاسلام من الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من علماء الامصار یقضی بشاھد ویمین فی الاموال وما یقصد بہ الاموال.
یہی قول ہی صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) مرتضی	وبہ قال ابوبکر الصدیق وعلی و

حاشیہ

وعمر بن عبد العزيز ومالك والشافعي واحمد وفقهاء المدينة وسائر علماء الحجاز

وحجتهم انه جاءت احاديث كثيرة في هذه المسئلة من رواية علي وابن عباس وزيد بن ثابت وجابر وابي هريرة وعمارة بن حزم وسعد بن عبادة وعبد الله بن عمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة قال

قال عبد البر لا مطعن لاحد في اسناده قال ولا خلاف بين اهل المعرفة في صحته

قال القسطلاني في شرح البخاري وقد اجاب الامام الشافعي عن [illegible]

اليمين مع الشاهد لا يخالف من ظاهر القرآن شيئا

لانا نحكم بشاهدين وشاهد وامرءتين ولا يمين

واذا كان شاهد حكمنا بشاهد ويمين بالسنة

وهذا ليس يخالف ظاهر القرآن لانه لم يحرم اقل مما نص عليه في كتابه ورسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم بما اراد الله عز وجل

(علیہ السلام) وعمر بن عبد العزیز و مالک و شافعی و احمد و مجتہدین مدینہ و تمام علماء ملک حجاز وغیرہ بلاد کا

انکی دستاویز یہ ہی کہ اس مسئلہ مین حدیثین وارد ہین حضرت علی و ابن عباس و زید و جابر و ابو ہریرہ و عمارہ و سعد و عبد اللہ بن عمرو و مغیرہ سے حفاظ حدیث نے کہا ہی کہ حدیث ابن عباس سب احادیث سے صحیح تر ہی

ابن عبد البر نے کہا ہی کہ اسکی اسناد مین کسیکو طعن نہین اور نہ کسی جاننے والے کو اسکی صحت مین اختلاف ہے

قسطلانی نے شرح بخاری مین کہا ہی کہ امام شافعی [illegible]

[illegible]

والے استدلال کرتے ہین) یہ جواب دیا ہی

چنانچہ (کتاب معرفت مین ذکر کیا ہی

کہ یمین با شاہد ظاہر قرآن کے کچھ مخالف نہین اسلئے کہ ہم دو گواہ مرد اور ایک گواہ مرد اور دو عورتون سے بلا یمین بھی حکم کرتے ہین (جیسا کہ قرآن مین ارشاد ہے) اور اگر ایک گواہ ہو تو ایک گواہ سے معہ یمین مدعی بحکم حدیث فیصلہ کرتے ہین اور یہ امر خلاف ظاہر قرآن نہین ہی۔ ظاہر قرآن مین خدا نے دو گواہ سے اقل پر فیصلہ کرنے کو حرام نہین کیا۔ اور آنحضرت صلعم (جنہون نے ایک گواہ و یمین مدعی پر فیصلہ تجویز کیا ہے)

وقد امرنا الله تعالى ان ناخذ ما آتانا به و ننتهي عما نهانا عنه

وقال الحافظ ابن القيم في الطرق الحكمية بعد تخريج الحديث بطرق كثيرة من مصنفات عديدة و توثيق رجاله و تصحيح اسناده و نقل الجواب المذكور عن الشافعي رح قلت و ليس في القران ما يقتضي انه لا يحكم الا بشاهدين او شاهد وامرءتين فان الله سبحانه انما امر بذلك اصحاب الحقوق ان يحفظوا حقوقهم بهذا النصاب ولم يامر بذلك الحكام ان يحكموا به فضلا عن ان يكون ولهذا يحكم الحاكم بالنكول واليمين المردودة والمرءة الواحدة والنساء المنفردات لا رجل معهن وبمعاقد القمط ووجوه الآجر وغير ذلك من طرق الحكم التي لم تذكر في القرآن

اللہ کے مراد خوب جانتے - اور اللہ نے ہمکو یہ حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلعم جو کچھہ ہمکو دین ہم لے لین اور جس سے ہٹا وین اُس سے ہٹ جاوین

حافظ ابن القیم نے (کتاب) طرق حکمیہ مین حدیث مذکور کو کئی سندون سے کئی کتابون سے بیان کرنے اور اسکے راویونکی توثیق کرنے اور اُسکی اسناد کی تصحیح کرنیکے بعد امام شافعی سے جواب آیۃ (جو اوپر ذکر ہوا) نقل کرکے کہا ہی کہ قرآن مین یہ حکم نہین کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتونکے [illegible] حقوق کو حکم دیا ہے کہ تم ایسی شہادت اپنی حقوق پر نگار کہو - حاکمونکو نہین کہا کہ ایسے شہادت پر فیصلہ کرو چہ جائے کہ یہ کہا ہو کہ اس سے کم پر فیصلہ نکرو -

یہی وجہ ہی کہ حکام وقت نکول (انکار مدعی علیہ کا قسم سے) پر فیصلہ کرتے ہین اور یمین ردّ پر (جو مدعی علیہ کے نکول سے مدعی کو قسم دیجاتی ہے) اور اکیلی عورت (دایہ وغیرہ) کے شہادت پر اور کئی عورتونکے بیان پر جنمین کوئی مرد نہو اور چھپر کی رسیونکی گرہون اور دیوار کی اینٹون کے رخ پر ایسے ہی اور صورتین فیصلونکی جو قرآن مین مذکور نہین

فان کان الحکم بالشاهد والیمین مخالفا لکتاب الله فهذه اشد مخالفة لکتاب الله

وان لم یکن هذه الاشیاء مخالفة للقرآن وطرق الحکم شتی وطرق حفظ الحقوق شتی۔ ولیس بینهما تلازم فتحفظ الحقوق بما لا یحکم به الحاکم مما یعلم صاحب الحق انه یحفظ به حکم الحاکم [illegible] صاحب الحق۔ ولاخطر علی باله من نکول ورد یمین وغیر ذلك

والقضاء بالشاهد والیمین مما اراه الله لنبیه صلی الله علیه وسلم فانه سبحانه قال انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراك الله وقد حکم بالشاهد والیمین فهو مما اراه الله قطعا

سو اگر فیصلہ بشاہد مع یمین کتاب اللہ کے مخالف ہے تو یہ سب صورتین اس سے بڑہکر مخالف ہین (باوجود اسکے ان سب پر (سوای یمین رد کے) حضرات حنفیہ کا عمل ہی چنانچہ عنقریب شہادت عبارات کتب ان حضرات کے اُسپر آتی ہی) اور اگر یہ چیزین مخالف قرآن نہین ہین۔ بلکہ فیصلہ کی کئی صورتین ہین۔ اور محافظت حقوق کے لئے مختلف راہین ہین۔ جنمین آپسمین ملازمت نہین (کہ جہان ایک ہو دوسرے بہی ہو) تو چاہئی کہ لوگ اپنی حقوق کے حفاظت [illegible] مین محافظ حق چاہتی ہون گو حکام انپر فیصلہ نکرین۔ اور حکام ان صورتون سے فیصلہ کرین جنکو صاحب حقوق جانتے بھی نہون اور نہ انکے دل مین کبھی گذرے ہون۔ جیسے نکول (جسکے حنفی قائل ہین) یا رد یمین (جسکے شافعی قائل ہین)۔

اور فیصلہ بشاہد و یمین وہ چیز ہے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت کو سوجہایا ہی۔ چنانچہ اللہ تعالے نے کہا ہی (ای نبی) ہمنے تیری طرف حق کے ساتہہ کتاب اسلئے اُتاری ہی تاکہ تو لوگو نمین فیصلہ کرے اس طریق سے جو اللہ نے تجہے سوجہایا ہی۔ اور (جب) آنحضرت صلعم نے بشاہد و یمین

ومن العجائب رد الشاهد والیمین والحکم بمجرد النکول الذی هو سکوت ولا ینسب الی ساکتٍ قولٌ

فیصلہ کیا ہی تو یہ یقیناً اللہ تعالے کا سوجہایا ہوا ہی اور بڑی عجب بات ہی کہ فیصلہ بشاہد ویمین تو رد ہو اور نکول (جو محض سکوت ہوتا ہی - اور ایسی سکوت کنندہ کیطرف کوئی بات منسوب نہین کی جاسکتی) مقبول

مترجم کہتا ہی حنفیہ کے نزدیک محض سکوت سے بھی نکول ثابت ہوتا ہی جیسے صریح انکار سے - چنانچہ شرح وقایہ مین ہی بصفحہ (۲۶۳) فان نکل مرۃ ش ای قال لا احلف او سکت بلا آفۃ وقضی بالنکول صح - حاشیہ

والحکم لمدعی الحائط اذا کانت الیہ [illegible] والخوارج وهو الصحاح من الآجر والیہ معاقد القمط کما یقولہ ابو یوسف

اور نیز عجائبات سے ہے - شاہد ویمین کو رد کرنا اور مدعی دیوار [illegible] ہو جو جانب اسکیطرف ہو [illegible] یا کھڑکیاں ثابت اینٹون سے نکلی ہوئی ہون یا اُسکی طرف رسیونکی گرہین ہون فیصلہ دینا چنانچہ امام ابو یوسف قائل ہین

فاین هذا من شاهد العدل المبرز فی العدالۃ التی یکاد یحصل العلم بشهادتہ اذا انضاف الیها یمین المدعی

سو کہان یہ اور کہان ایک شاہد عادل کھلی عدالت والا - جسکی عدالت کے سبب شہادت سے یقین حاصل ہو سکتا ہے - جب اُسکی ساتہہ مدعی کی قسم بھی شامل ہو

واین الحکم بلحوق النسب بمجرد العقد وان علمنا قطعا ان الرجل لم یصل الی المرءۃ من الحکم بالشاهد والیمین

اور کہان یہ حکم کہ مجرد نکاح ہو جانے سے کسی مرد اور عورت کے اگر بچہ پیدا ہو تو وہ ناکح کا بیٹا ہی - اگرچہ ناکح کا منکوحہ کے پاس نہ جانا یقیناً معلوم

(127)

ہو - اور کہان حکم بشاہد و یمین

مترجم کہتا ہی ان حضرات کی درمختار مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۲۶۵ مین لکھا ہے -
قد اکتفوا بقیام الفراش بلا دخول کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینہما مسافۃ
سنۃ فولدت لستۃ اشہر منذ تزوجہا لتصورہ کرامۃ

ترجمہ - ہمارے (حنفیہ) علماء نے نکاح بلا مجامعت کو ثبوت نسب کیواسطے
کافی سمجھا ہی جیسے کسی نے مغرب مین کسی عورت سی جو مشرق مین ہی نکاح کیا
اسمین اُسمین ایکسال کا راستہ ہی (اسلئے دونو کا وصال نہوا) اور عورت
نے شروع نکاح سے چھٹے مہینے بچہ جنا تو وہ بچہ اُسی خاوند کا ہوگا - کیونکہ
یہان ناکح کی کرامت متصور ہی - کہ برس کی راہ ایک دن مین طی کرکے
عورت کے پاس جا لگا ہو - ناظرین باانصاف اور حضرات کے فہم
وانصاف کو ملاحظہ فرماوین - اور اگر شیخ چلی کے خیالات وانکی تجویزات
مین کچھ فرق ہاوین تو اُس سے ہمکو آگاہ کرین - طی کرنا مسافت ایکسال
کا ایکدن مین گو کرامۃً جائز ہے - و عقلاً ممکن - ولیکن کرامت غیر نبی
و امکان عقلی احکام شرعیہ و امور واقعیہ کے مناط نہین ہو سکتے -
یہ ہو تو صدہا احکام شرعیہ واقعیہ درہم برہم ہو جاوین - اور حدود و
قصاص و نکاح وغیرہ معاملات بالکل معطّل ٹہیرین ۱۲

حاشیہ

واین الحکم بشہادۃ مجہولین لا یعرف
حالہما من الحکم بالشاہد العدل المبرز
الثقۃ مع یمین الطالب

اور کہان فیصلہ بشہادت دو مجہول شخصون کے
جنکا حال معلوم نہو اور کہان فیصلہ بشہادت
عادل ظاہر معہ یمین مدعی

واین الحکم لمدعی الحائط ببینۃ و باین
جادہ یکون علیہ ثلثۃ جذوع من الحکم

اور کہان فیصلہ بحق مدعی دیوار جسمین مدعی اور
اُسکا ہمسایہ دعویدار ہون اور مدعی کی اُسپر تین

بالشاهد واليمين

ومعلوم ان الشاهد العدل واليمين
اقوى فى الدلالة والبينة من ثلوثه
جذوع على الحائط الذى ادعاه
فاذا اقام جاره شاهدا وحلف
معه كان ذلك اقوى من شهادة الجذوع
هذا شان كل من خالف سنة صحيحة لا معارض
لها لابد ان يقول قولا يعلم ان القول تبلك السنة [illegible]
ثم ذكر ابن القيم ما نسب الى البخارى
من الخلاف فى ذلك والجواب عنه ونقل
عن ابى عبد الله الحاكم تصحيح الحديث
وتوثيق راويه سيف بن سليمان وعن
ابى بكر قضاء على بذلك - ثم قال

قال ابو عبد الله وهم لعلهم
يقضون فى مواضع بغير شهادة شاهد
فى مثل رجل اكترى من رجل دارا فوجد
صاحب الدار فى الدار شيئا فقال
هذا الى وقال الساكن هو لى

ومثل رجل اكترى من رجل دارا فوجد فيها

شہتیر یان رکھی ہون اور کہان فیصلہ بشاہد ویمین
ظاہر ہے کہ شاہد عادل معہ یمین دلالت وبیان
مین تین شہتیرون سے زیادہ قوت رکھتا ہی
پس اگر ہمسایہ ایک گواہ قایم کردے اور خود قسم
کھالے - تو یہ امر شہتیرونکی شہادت سے قوی ہوگا
ایسا ہی حال ہی ہر مخالف سنت صحیحہ کا جسکے معارض
دوسری سنت نہین کہ وہ ضرور ایسی ہی بات کہتا
ہوگا جس سے سنت بدرجہا قوی ہوگی
پھر **ابن القیم** نے امام بخاری کا اسباب بین خلاف
[illegible]
جواب ذکر کیا - اور ابو عبد اللہ حاکم (امام محدث)
سے حدیث کی صحت اور اُسکی راوی سیف بن
سلیمان کی توثیق نقل کی - اور ابو بکر (محدث) سے
حضرت علی رض کا فیصلہ موافق اسکے نقل کیا - پھر کہا
امام ابو عبد اللہ (حاکم) نے فرمایا ہی یہ لوگ
(جو منکر حدیث شاہد مع الیمین ہین) بہت جگہہ
شہادت کے سوائے ہی فیصلہ کرتے ہین
(یعنی وہان ایک شاہد کی شہادت بھی نہین لیتے)
جیسے کسی نے ایک گھر کرایہ لیا - اِسمین گھر کے مالک
نے کچھ پایا اور کہا کہ یہ ہمارا ہے - کرایہ دار نے کہا کہ ہمارا
یا مثلاً کسینے کسیکا گھر کرایہ لیا - اور اُسمین کئی چیز پڑی

* [illegible] ہزہینس ۱۲ راقم ایک حق پسند

ذوين فقال ساكنها هي لي - وقال صاحب الدار هي لي

فقيل لمن يكون فقال هذا كله حسب صاحب الدار

دفون ملین - کرایہ دار نے کہا کہ وہ میری چیزین ہین اور گھر والے نے کہا میری ہین

کسی نے امام ابو عبداللہ سے پوچھا کہ انکی نزدیک وہ کسکے چیزین ہونگی - فرمایا سبھی گھر والہ کی (یعنی یہان نہ ایک گواہ لیا نہ دو - اور بحق مدعی فیصلہ کیا اور مخالفت قرآن کا خیال نہ کیا پھر حدیث فیصلہ بشاہد ویمین مین کیا قصور دیکھا

وقال ابو طالب سئل ابو عبد الله عن شهادة الرجل ويمين صاحب الحق فقال هم يقولون لا يجوز شهادة رجل واحد ويمين وهم يجيزون شهادة المرأة الواحدة ويجيزون الحكم بغير شهادة

ابو طالب نے کہا کہ امام ابو عبداللہ سے کسینے ایک گواہ کی شہادت اور مدعی کی قسم کا مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا کہ وہ لوگ (منکرین) تو کہتے ہین ایک گواہ کی شہادت اور قسم مدعی جائز نہین - پر وہ اکیلی عورت کی شہادت جائز رکھتے ہین - اور بدون شہادت بھی فیصلہ کر دیتے ہین

قلت مثل ايش قال مثل الخص اذا ادعاه رجلان يعطونه للذي القمط مما يليه

(ابو طالب کہتا ہے) مینے کہا **اسکی مثال کیا ہے** فرمانے لگے کہ جیسے چھپر ہے (پھوس کا گھر) جسمین دو آدمی مدعی ہون - وہ اسکو دلاتے ہین جسکے طرف اسکے باندہنے کی رسی قریب ہو

وفي الحائط اذا ادعاه رجلان نظروا الى اللبنة فقضوا به لاحدهما باللبنة

یا مثلاً ایک دیوار ہے جسمین دو آدمی دعویدار ہین - اسمین دیوار کی عمارت کو دیکھتے ہین (یعنی آنے جانیکے دروازے یا کھڑکیان اور اینٹونکی رخ) جسکی جانب پاتے ہین اسکو دلواتے ہین

والزبل اذا كان فی الدار وقال صاحب الدار اکو بيتك الدار وليس فيها زبل وقال الساكن كان فيها هذا لزمه احدهما بلا بينة

والقابلة تقبل شهادتها فی استهلال الصبی

انتهى ما فی الطرق الحكمية مختصرا

قلت وهذه الوجوه قد شافه باكثرها الامام الشافعی محمد بن الحسن والزمه بها [illegible] فی [illegible] الشريف فی هذا المقام فانه يشتمل على فوائد وعجائبات توئيد المراد

قال المورخ البارع الشيخ عبد الوهاب السبكی فی ترجمة الحسين بن علی بن يزيد

ومن الفوائد عنه كتبت الی زينب بنت الكمال عن الحافظ ابی الحجاج يوسف بن خليل اخبرنا ابو المكارم احمد

ایسی ہے اگر گوڑہی (گوڑہ کا ڈہیر) کسی کرایہ کے گھر مین ہو اور گھر والہ کرایہ دار کو کہے کہ مینے تجہے گھر کرایہ دیا ہے تو اسمین یہ گوڑہی نہ تھی - کرایہ دار کہے یہ جب ہی اسمین تھی - تو اسکو ایک کے ذمہ لگاتے ہین - اور بچے (نو پیدا) کے بولنے اور جیتا پیدا ہونے مین اکیلی دایہ کی شہادت قبول کرتے ہین

مضمون طرق حکمیہ باختصار تمام ہوا

مین (مترجم) کہتا ہون یہ وجوہات جو امام ابن القیم و ابو عبد اللہ حاکم نے ان حضرات کے [illegible] امام شافعی نے امام محمد کو بالمشافہ کہی ہین اور اُن سے اُنکو الزام دیا اور خوب ملزم کیا - اِس مقام مین اِس کلام امام شافعی کا وارد کرنا خوب مناسب ہے کیونکہ ایسے عجائبات و فوائد پر مشتمل ہے جو ہماری مدعا کے موئید ہین

امام سبکی نے کتاب طبقات کبری مین بذیل ترجمہ حسین بن علی کرابیسی کے کہا ہے

کرابیسی کے افاوات سے ایک یہ بات ہے کہ اُس نے کہا مجہے زینب بنت کمال نے لکہا کہ وہ ابو الحجاج یوسف بن خلیل سے روایت کرتی ہے (اُسنے کہا)

ج ٢ [illegible] السبكی من الطبقات الكبرى للشافعية

بن محمد اللبان اخبرنا ابو علی الحسن بن
احمد الحداد اخبرنا الحافظ ابو نعیم احمد
بن عبد الله الاصبهانی حدثنا عبد الله
بن محمد بن جعفر حدثنا عبد الرحمن بن داؤد
بن منصور حدثنا عبید بن خلف البزار
ابو محمد حدثنی اسحق بن عبد الرحمن
قال سمعت الحسین الکرابیسی قلت
کذا فی السند عبید عن اسحق و عبید
صاحب الکرابیسی و لا یمنع ان یسمع عنه
کما سمع منه

رجع الحدیث الی الکرابیسی
سمعت الشافعی یقول کنت اقرء کتب
الشعر فاتی البوادی فاسمع منهم قال
فقدمت مکة منها فخرجت و انا اتمثل
بشعر للبید - فضربنی رجل من ورائی
من الحجبة فقال رجل من قریش
ثم ابن المطلب رضی من دینه و دنیاه
ان یکون معلما للشعر

مجھے ابو علی حسن بن احمد نے خبر دی (اُسنے کہا)
مجھے حافظ ابو نعیم اصفہانی (صاحب کتاب حلیۃ الاولیا)
نے خبر دی ہے (اُسنے کہا) مجھے عبد اللہ
بن محمد بن جعفر نے حدیث سنائی (اُسنے کہا)
مجھے عبید بن خلف بزار نے حدیث سنائی (اُسنے
کہا) مجھے اسحق بن عبد الرحمن نے حدیث سنائی
اُسنے کہا مینے حسین کرابیسی سے سنا مین (مولف
کتاب طبقات) کہتا ہون اس سند مین ایسا ہی ہے
کہ عبید نے اسحاق سے روایت کی ہے - اور عبید خود بھی
کرابیسی کا شاگرد ہے - اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عبید نے
اسحاق [illegible] بلا واسطہ کرابیسی
سے سنی ہے
پھر حدیث کرابیسی کی شروع ہوئی
(اسنے کہا) مینے امام شافعی سے سنا وہ کہتے ہے
مین اشعار کی کتابین پڑھا کرتا - پس اہل بادیہ کے
پاس جاتا اور اُن سے شعر سنتا پس مین وہان سے
مکہ آیا - پھر وہان سے جو نکلا تو لبید کا کوئی شعر
پڑھنے لگا - پس میرے پیچھے سے مجھے ایک (کعبہ
کے) دربان نے مارا اور کہا کہ یہ شخص قریش سے
ہے پھر خاص کر اولاد مطلب سے - اپنے دین و دنیا سے
اسبات پر راضی ہو بیٹھا ہے کہ شعر کا معلم بنے

ما الشعر اذا استحکمت فیه الاقعدت
معلما بفقه یعلمک الله فقال فنفعنی الله
بکلام ذلک الجنی فرجعت الی مکة فکتبت
عن ابن عیینه ماشاء الله ان اکتب

ثم کنت جالس مسلم بن خالد الزنجی ثم
قدمت علی مالک بن انس فکتبت موطاه
فقلت له یا ابا عبد الله اقرء علیک
[illegible] قال یا ابن اخی تاتی برجل یقرءه علی
فتسمع فقلت اقرء علیک فتسمع الی
کلامی فقال لی اقرء فلما سمع کلامی بقرءة
کتبه اذن لی فقرءت علیه حتی بلغت کتاب
السیر فقال لی اطوه یا ابن اخی تفقه تعلو
فجئت الی مصعب بن عبد الله فکلمته
ان یکلم

شعر خیر ہی کیا ہی - اسمین نجتہ بھی ہوا تو کیا ہوا -
فقہ (دین مین سمجھہ) کا معلم ہو کر کیون نہین مبٹھا
اللہ تجھے علم دے - شافعی نے کہا مجھے اس دربان
کی کلام نے نفع دیا - پس مین مکہ کو پھر آیا - اور
وہان (سفیان) بن عیینہ (محدث) سے کچھہ لکھا
جو اللہ نے چاہا (یعنے اس سے حدیثین سنکر
لکھہ لین)

پھر مین مسلم بن خالد زنجی کے مصاحبت و ملازمت
مین رہا - پھر مدینہ مین (امام) مالک بن انس کے
پاس آیا اور اُنکی موطا لکھی - پھر مینے امام مالک
سے کہا ای ابو عبد اللہ مین اس کتاب کو آپکے سامنے
پڑہوں - اُنہوں نے کہا اور کسیکو لاؤ - وہ پڑھے
اور تم سنو - مینے عرض کیا مین ہی پڑہتا ہون
آپ سنین - فرمایا کہ ہان پڑہو - جب اُنہون
نے میری قرءۃ سُنی تو پڑہنے کی اجازت دی
پس مینے وہ کتاب پڑہی یہانتک کہ کتاب السیر تک
(جسمین لڑائیونکا ذکر ہے) پہنچا - پس امام مالک
نے فرمایا - اسکو اب بند کرو - اور فقہ (دین مین
سمجھہ) پیدا کرو - تم عالی رتبہ ہو جاؤگے - امام شافعی
نے کہا مین پھر مصعب بن عبد اللہ (ارکان دولت
ہارون رشید سے تھے) کے پاس آیا اور کہا کہ ہمارے

بعض اهلنا فيعطينا شيئا من الدنيا
فانه كان لي من الفقر والفاقة ما الله
به عليم - فقال لي مصعب اتيت
فلانا فكلمته فقال لي اتكلمني في رجل
كان منا فخالفنا فاعطاني مائة دينار

وقال لي مصعب ان هارون الرشيد
قد كتب الي ان اصير الى اليمن قاضيا
فخرجت معه فلما صرنا الى اليمن
وجالسنا الناس كتب مطرف بن
مازن الى هارون الرشيد ان اردت
اليمن ان لا يفسد عليك ولا يخرج من
يديك فاخرج عنه محمد بن ادريس
وذكر اقواما من الطالبين
قال فبعث الي حماد البربري فاوثقت
بالحديد حتى قدمنا على هارون بالرقة
قال فادخلت على هارون قال
فاخرجت من عنده

بعضے بہائی بندون کو امراء قریش سے سفارش آپ
کہین کہ وہ مجہے کچہہ دنیا مین سے دین - مجہے فقر
و فاقہ اسقدر لاحق ہے کہ خدا جانتا ہے - مصعب نے
کہا کہ مین اسکے پاس گیا اور سفارش کی تو اُس نے
جواب دیا تم ایسے شخص کی سفارش کرتے ہو جو
ہم مین سے تھا پھر مخالف ہو گیا - پھر مجہے ایک سو
اشرفی دی

اور مجہے مصعب نے کہا کہ ہارون رشید نے مجہے لکھ بہیجا ہے
کہ مین یمن مین قاضی ہو کر جاؤن - پہر مین بہی
اُسکے ساتھ چل نکلا - جب ہم یمن پہنچے اور لوگون سے
ہم مجلس ہوئے تو مطرف بن مازن نے (امام شافعی
کا حریف دنیاوی یا مذہبی) نے ہارون رشید کو
لکہا کہ آپ اگر چاہتے ہین کہ ملک یمن بگڑ نجاوے
اور آپکے ہاتہون سے نہ نکلے تو محمد بن ادریس
(امام شافعی) کو وہان سے نکال دین - اور
کئی اور لوگون کا بھی ذکر کیا جو طالب العلم تھے - پس
ہارون رشید نے میری طرف حماد بربری کو گرفتار
کرنے کے لئے بہیجا - پس مین لوہے (کے زنجیر)
سے باندہا گیا - یہانتک کہ ہم سب ہارون کے پاس
بمقام رقہ (شہر کا نام ہے) پہنچے - پہر میری ہارون
کے سامنے پیشی ہوئی - پھر وہان سے نکالا گیا

قال وقدمت ومعی خمسون دینارا۔
قال ومحمد بن الحسن یومئذ بالرقة
فانفقت تلك الخمسین دینارا علی
کتبهم
قال فوجدت مثلهم ومثل کتبهم مثل
رجل کان عندنا یقال له فروخ۔
وکان یحمل الدهن فی زق له وکان
اذا قیل له عندك خوشنان قال نعم
وان قیل عندك زنبق قال نعم فان
قیل [illegible]
ادنی۔ وللزق رؤس کثیرة فیخرج
له من تلك الدهن وانما هی دهن واحد

خوشنان
بالسین المهملة

من واحدة

پھر مین (شہر مین) آیا تو میرے پاس پچاس اشرفیان
منجملہ اکیو تھین وہ مینے حنفیہ کے کتب پر خرچ کین
(اور انکو خرید کیا) اُسدن امام محمد (شاگرد ابوحنیفہ)
رقہ مین تھے پس مینے انکی اور انکی کتابون کی ایسی
مثال دیکھی جیسے ہمارے ہان ایک آدمی
فروخ نامی تھا۔ وہ ایک مشک مین تیل لادلایا
کرتا۔ جب اُسکو کوئی کہتا کہ تیرے پاس خوشنان
ہے (ایک تیل کا نام ہے) تو کہتا کہ ہان۔ اور جب
کہا جاتا کہ چنبیلی کا تیل ہے تو بھی کہتا ہان ہے اور
اگر [illegible]
ہان ہے۔ جب اسکو کہا جاتا کہ دکھا تو بھی تو ایک
تیل نکال دیتا۔ مشک کو اُسنے کئی منہہ لگا رکھے
تھے۔ ایک سے چنبیلی کا تیل نکالتا۔ دوسرے
سے دوسرا اور واقع مین ایکہی تیل ہوتا۔ اور
ایک ہی مشک کا

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ مین ایسے بے تمیز و بددیانت بعضی عطار
ہوتے ہین جو ایک ہی بوتل سے شربت بنفشہ نکالدیتے ہین اور اُسی سے
شربت نیلوفر و سکنجبین۔ اور ایک ہی شیشہ سے عرق کیوڑہ نکالدیتے
ہین اور اُسی سے عرق بادیان و عرق گلاب۔ یہ لوگ بھی اسی شخص کی
ذریات سے معلوم ہوتے ہین ۱۲

حاشیہ

وکذلك وجدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون
امام شافعی نے کہا مینے ابوحنیفہ کی کتاب کو ایسا ہی

كتاب الله وسنة نبيه عليه السلام وانهم مخالفون له

پایا (یعنی فروخ کی وہ مشک) یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ وہ اللہ ہی کی کتاب ہے - اور نبی کی سنت - اور درحقیقت وہ کتاب اللہ وسنت کے مخالف ہیں

وقال فسمعت مالا احصيه محمد بن الحسن يقول ان تابعكم الشافعي فما عليكم من الحجازي كلفة بعد كا

بايعكم

امام شافعی نے کہا مینے (امام) محمد کو بہت دفعہ کہتا سنا کہ (لوگو) اگر یہ شافعی تمہارا تابع ہو گیا تو پھر تمکو کسی حجازی (ساکن مکہ و مدینہ) کیطرف سے تکلیف نہو گی

فجئت يوما فجلست اليه وانا من اشد الناس هما وغما من سخط امير المومنين وقد [illegible] فقد نقل [illegible] فلما ان جلست اليه [illegible] اقبل محمد بن الحسن يطعن على اهل دار الهجرة فقلت على من تطعن على البلد ام على اهله والله لئن طعنت على اهله انما تطعن على ابى بكر وعمر والمهاجرين والانصار

قد نقل

پھر ایک دن مین امام محمد کے پاس بیٹھا - اور مین امیر المومنین (ہارون رشید) کے غصہ کے سبب سے غم میں [illegible] جھکا تھا [illegible] جب مین بیٹھ گیا تو محمد بن حسن اہل مدینہ پر طعن کرنے لگا مینے کہا کس پر طعن کرتے ہو - اس شہر پر یا شہر والے لوگوں پر بخدا اگر ان لوگوں پر طعن کرتے ہو تو گویا ابو بکر و عمر و مہاجرین و انصار پر طعن کرتے ہو -

وان طعنت على البلدة فانها بلدتهم التي دعا لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبارك لهم في صاعهم ومدهم وحرمها كما حرم ابراهيم مكة لا ينفّر صيدها فعلى ايهم تطعن فقال معاذ الله ان اطعن على احد منهم

لا يتصيد

اور اگر اس شہر پر طعن کرتے ہو تو یہ وہ شہر ہے جسکے لئے آنحضرت صلعم نے دعا کی ہے کہ اسکے ناپ وتول مین برکت ہو - اور اسکو آنحضرت صلعم نے حرم بنایا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا کہ اسکا کوئی شکار نکرے - سو بتلاؤ کس پر طعن کر رہے ہو - امام محمد بولے کہ اللہ کی پناہ

او علی بلدته انما اطعن علی حکم من احکامه۔ فقلت وما هو۔ قال الیمین مع الشاهد فقلت له لما طعنت قال فانه مخالف لکتاب الله

اس سے کہ مین شہر پر طعن کرون یا اسکے لوگون پر۔ مین تو اُسکے ایک حکم پر طعن کرتا ہون۔ مینے کہا وہ کیا ہے وہ بولے فیصلہ بشاہد و یمین۔ مینے کہا اسپر کیون طعن کرتے ہو بولے اسلئے کہ یہ قرآن کے مخالف ہے۔ مینے کہا جو حدیث قرآن کے خلاف پاؤگے اسکو ساقط کروگے۔ وہ بولے ہان ایسا ہی واجب ہے

فقلت ما تقول فی الوصیة للوالدین فتفکر ساعة۔ فقلت له اجب۔ فقال لا یجوز فقلت له هذا مخالف لکتاب الله [illegible] لا یجوز فقال لان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا وصیة للوالدین

پھر مینے پوچھا والدین کے حق مین وصیت کرنیکو کیا کہتے ہو وہ ایک گھڑی سوچ مین رہے۔ مینے کہا جواب دو پس بولے یہ وصیت جائز نہین مینے کہا یہ حکم بھی تو کتاب اللہ کے مخالف ہے [illegible] جائز نہین بولے اسلئے کہ حضرت نبی فرمایا ہے مان باپ کیلئے وصیت نہین۔

فقلت فکل خبر یاتیک مخالفا لکتاب الله اسقطه قال کذا یجب فقلت

مترجم کہتا ہے اسمین امام شافعی کا الزام امام محمد پر پورا ہوا کہ انہون نے اس حدیث عدم وصیت والدین کو ظاہر قرآن کے خلاف ہین مان لیا۔ پھر حدیث شاہد و یمین کو خلاف قرآن سمجھکر کیون نہ مانا ۱۲

قال **فقلت له** اخبرنی عن شاهدین حتم من من الله لا غیره

قال فماذا ترید من ذا

قال **فقلت** له لئن زعمت ان الشاهدین حتم من الله لا غیره کان ینبغی لک ان

شافعی نے کہا پھر **مینے پوچھا** بتلاؤ یہ حکم دو گواہ کا اللہ کیطرف سے ایسا واجب متعین ہے جسکا خلاف درست نہین امام محمد بولے اس سوال سے تمہاری کیا مراد ہے۔

مینے کہا (مراد یہ ہے) کہ اگر تم کہو یہ حکم ایسا واجب جسکا خلاف کہین نہین تو چاہیئے کہ جب زانی زنا کرے

قول اذا زنی زان فشهد علیه شاهدان
ان کان محصنا رجمته وان کان غیر محصن
قال فان قلت لك لیس هو حتم من الله
قال قلت له اذا لم یکن حتم من الله
فانزل کل الاحکام منازله
فی الزنا اربعا - وفی غیره شاهدین
وفی غیره رجلا وامرأتین
وانما اعنی فی القتل لا یجوز الا شاهدین
فکذلك کل حکم منزل حیث انزله الله
منها برجل وامرأتین ومنها شاهد
ویمین
فرأیتك تحکم بدون هذا - قال ما
احکم بدون هذا - قال فقلت له
ماتقول فی الرجل والمرءة
اذا اختلفا فی متاع البیت فقال
اصحابی یقولون فیه ما کان للرجال
فهو للرجال وما کان للنساء فهو
للنساء -
قال فقلت اکتاب الله هذا - ام
بسنة رسول الله
قال فقلت له ماتقول فی الرجلین

اور اُسپر دو شخص گواہی دین تو اُسکو متزوج ہونے کی صورت
مین سنگسار کرو ورنہ سو درہ لگاؤ
امام محمد بولے اگر مین کہون کہ دو گواہ واجب متعین نہین
تو پھر کیا ہوگا - شافعی نے کہا واجب متعین نہین تو
سبھی احکام کو اپنی اپنی جگہہ اُتارو
شہادت زنا مین چار گواہ ہون اور بعض جگہہ دو - اور
بعض جگہہ ایک مرد اور دو عورتین
مینے جو کہا ہے کہ بعض جگہہ دو ہی چاہئیں اس سے مراد قتل
ہی ایسطرح سبھی احکام کو اُسجگہہ اُتارنا چاہیے جہان اُسنے
نے اُتارے ہین - بعضی جگہہ چار ہوتے ہین اور بعضی
جگہہ دو - بعضی جگہہ ایک مرد و دو عورتین اور بعضی جگہہ
ایک گواہ اور قسم مدعی کی (شافعی نے کہا) پھر تمکو ایسا
بھی دیکھتا ہون کہ تم ان سب صورتونکے خلاف فیصلہ
کرتے ہو - امام محمد بولے کیا فیصلہ کرتا ہون شافعی
نے کہا (بتلاو) مرد اور عورت خانگی اسباب مین
دعویدار ہووے اسمین کیا کہوگے - امام محمد بولے
ہمارے لوگونکا اسمین یہ قول ہے کہ جو چیز مردونکے لیے
ہوتی ہے وہ مرد کو دلائی جاوے - اور جو عورتون
سے مخصوص ہوتی ہے وہ عورت کو شافعی نے کہا
(بتلاؤ) یہ حکم کتاب اللہ کا ہے یا سنت رسول اللہ کا
شافعی نے کہا پھر مینے کہا ان شخصونکے حق مین

اذا اختلفا فی الحائط فقال فی قول اصحابنا اذا لم یکن لهم بینة ینظر الی العقد من این هو البناء فاحکم لصاحبه

قال فقلت له ابکتاب الله قلت هذا ام بسنة رسول الله قلت هذا وقلت ما تقول فی رجلین بینهما خص فیختلفان لمن یحکم اذا لم یکن لهم بینة قال انظر الی المعاقد من ای وجه هی فاحکم له

فقلت له بکتاب الله قلت هذا ام بسنة رسول الله قال فقلت له ما تقول فی ولادة امرءة اذا لم یحضرها الا امرءة واحدة وهی القابلة وحدها نقبلها ...... قال فاحکم به فقلت له قلت هذا بکتاب الله ام بسنة رسول الله قال قلت له من کانت هذه احکامه فلا یطعن علی غیره

ثم قلت له اتعجب من حکم حکم به رسول الله

کیا کہو گے ۔ جنہون نے ایک دیوار مین جھگڑا کیا ۔ امام محمد بولے ہماری ساتھیونکا اسمین یہ قول ہی کہ جب انکو گواہ نہون تو عمارت کو دیکھا جاوے ۔ وہ کسکی ہی (یعنے اینٹونکی رخ وآنے جانیکے رستون سے) پس جسکی ہو اسکو دلائی جائے

شافعی نے کہا یہ فیصلہ کتاب اللہ سے کیا یا سنت رسول اللہ سے اور مینے کہا اُن دو شخصونکی مقدمہ مین کیا کہوگے جنہون نے ایک چھپر یا پھوس کے گھر مین اختلاف کیا کسکو دلاؤگے اگر گواہ نہون ۔ امام محمد بولے رسیونکی گرہونکو دیکھینگے وہ کسکی طرف ہین انہین اسکو دلائینگے

مینے کہا یہ فیصلہ کتاب اللہ کا ہے یا سنت رسول اللہ کا شافعی نے کہا پھر مینے کہا کسی عورت کے جننے پر دایہ کی شہادت مین کیا کہوگے ۔ جب سوائے ایک دایہ کے وہان دوسرا کوئی نہو

امام محمد نے کہا اکیلی دایہ کی شہادت مقبول ہے مین اسپر فیصلہ کرونگا مینے کہا یہ بات قرآن سے کہی یا حدیث رسول اللہ سے +

شافعی نے کہا مینے انکو کہا کہ جو آپ ایسے فیصلے کری وہ دوسرونپر طعن نکری

پھر مینے انکو کہا ۔ کیا تم ایسے حکم پر طعن کرتے ہو جو

قال فقال الشهادة جائزة و انما تلد وحدها نقبلها

صلی اللہ علیہ وسلم وحکم بہ ابوبکر وعمر
وحکم بہ علی بن ابی طالب بالعراق و
قضی بہ شریح
قال ورجل من ورائی یکتب الفاظی
وانا لا اعلم فادخل علی ھارون وقرءہ
علیہ - قال فقال لی ھرثمۃ بن اعین
کان متکئا فاستوی جالسا قال
اقرءہ علی ثانیا - قال فانشاء ھارون
یقول صدق اللہ ورسولہ صدق اللہ
ورسولہ تعلموا من قریش ولا تعلموھا
قدموا قریشا ولا تؤخروھا

لا انکر ان یکون محمد بن ادریس
اعلم من محمد بن الحسن -
قال فرضی عنی وامر لی بخمس مائۃ دینار
فخرج بہ ھرثمۃ وقال لی بالسوط ھکذا
فاتبعتہ فحدثنی بالقصۃ - وقال
قد امر لک بخمسمائۃ دینار وقد اضفت
الیھا مثلھا

جو آنحضرت صلعم نے فیصلہ کیا ہے - اور ابوبکر اور عمر
نے اور علی بن ابی طالب نے عراق میں اور شریح نے
(یہ حضرت علی مرتضی کے نائب و قاضی تھے)
شافعی نے کہا ایک آدمی میرے پیچھے سے میرے
الفاظ لکھتا جاتا تھا اُسنے وہ تحریر ہارون رشید کے
پاس پہنچائی - اور اُنکو پڑھ سنائی ہرثمہ بن اعین
(مصاحب ہارون رشید) نے مجھسے ذکر کیا کہ جب
اُسنے پہلی دفعہ اس تحریر کو پڑھا تو ہارون ٹیک
لگائی بیٹھا تھا - پھر برابر ہو کر بیٹھ گیا اور کہا اسکو
دوبارہ پڑھو - پھر ہارون کہنے لگا صدق اللہ ورسولہ
یعنی اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا ہے قریش سے
(جنمیں سے امام شافعی تھے) سیکھو - انکو مت سکھاؤ
قریش کو آگے کرو انکو پیچھے مت ہٹاؤ
مین اسبات کا منکر نہونگا کہ (امام شافعی (امام) محمد بن
حسن سے بڑھکر عالم ہین
امام شافعی نے کہا پھر ہارون رشید (جو مجھسے خفہ
تھا) خوش ہوگیا - اور مجھے پانسو اشرفی انعام دینے کا
حکم دیا - وہ ہرثمہ لے آیا اور مجھے چابک سے اشارہ کیا
مین اُسکے پیچھے ہو چلا تو مجھے سارا قصہ سنایا - اور کہا کہ
ہارون رشید نے پانسو اشرفی انعام کا تیرے لیے
حکم دیا ہے - اور پانسو اشرفی میں اپنی طرف سے ملادی ہے

قال فما ملكت قبلها الف دينار الا في ذلك الوقت انتهى ما في الطبقات الكبرى للسبكي

قلت ومن فوائده سوى ما اردنا بنقله ان ما اشتهر على السنة الحنفية وتلقاه بعض الشافعية تقربا الى السلاطين من الحنفيين ان الشافعي تلميذ الامام محمد بن الحسن وانه قال الناس في الفقه عيال على ابيحنيفه وانه قال ان الله تعالى اعانني على الفقه بمحمد بن الحسن وانه قال من اراد ان يتبحر في الفقه فعليه باصحاب ابيحنيفه وامثال ذلك كله من المفتريات على الشافعي لان التلامذة اهل الرشاد المجتنبين عن العقوق والعناد لا يخاطبون الاساتذة بنحو هذا الكلام المشتمل على الطعن والالزام اويقال ان الشافعي عق الاستاذ و التقول بهذا ليس بهين ولا بينا

شافعی نے کہا اسدن سے پہلے مین کبھی ایک ہزار اشرفی کا مالک نہوا تھا مضمون طبقات کبری سبکی کا تمام ہوا

مین (مترجم) کہتا ہون کہ اس قصہ کے فواید سے علاوہ اس مقصود کے جسکے لئے ہمنے اسکو نقل کیا ہی یہ بھی ہی کہ جو حنفیہ کی زبانون پر مشہور ہے اور بعضی شافعیون نے بھی حنفی بادشاہون کی خوشامد کے لئے اسکو قبول کر لیا ہی کہ امام شافعی امام محمد کے شاگرد ہین - اور انہون نے یہ باتین کہی ہین -

(۱) سب لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے ذریات [illegible] ہیں

(۲) [illegible] اللہ تعالے نے مجھے امام محمد کے سبب فقہ مین مدد دی ہے

(۳) جو کوئی فقہ مین تبحّر پیدا کرنا چاہے - وہ ابو حنیفہ کے اتباع کی ملازمت کرے - ایسی ہی اور باتین - یہ سب **بناوٹی باتین ہین** اسلئے کہ شاگرد رشید جو استاذون کے عاق نہون استاذون سے ایسی کلام نہین کرتے - جو طعن و الزام پر مشتمل ہو - جیسے کہ اس مناظرہ مین شافعی سے امام محمد کے مقابلہ مین ہوئی یا یون کہو کہ امام شافعی استاذ کے عاق ہو گئے تھے - ولیکن امام شافعی کی نسبت یہ بات بنانا سہل نہین اور نہ ظاہر

وهذه الوجوه التي الزم بها الامام
الشافعي واتباعه الامام محمد بن الحسن
واشياعه اكثرها موجود في كتب مذهبهم
وفتاوى علمائهم فالحكم بالنكول في شرح الوقاية ص۲۶۳
والدر المختار ص۵۴۸ والقضاء بالجذوع
في شرح الوقاية ص۲۷۱ والدر المختار ص۵۵۹
وقبول المرأة وحدها في الاستهلال [illegible]
شرح الوقاية ص۲۴۳ والدر المختار ص۵۱۴
والحكم في متاع البيت بالخصوصيات
في الميزان الكبرى للشعراني ص۲۲۱

یہ وجوہ الزام جنسے امام شافعی اور
انکے اتباع نے امام محمد اور اُنکے گروہ کو مسئلہ
قضاء بشاہد و یمین مین ملزم کیا ہے یہ اکثر کتب
مذہب حنفیہ مین موجود ہین سو نکول پر فیصلہ
شرح وقایہ مین بصفحہ (۲۶۳) ہے اور در مختار
مین بصفحہ (۵۴۸)
اور شہتیر یو نہیں (مقدمہ دیوار مین) فیصلہ
شرح وقایہ مین بصفحہ (۲۷۱) ہے اور دُر مختار
مین بصفحہ (۵۵۹) اکیلی عورت کی شہادت
[illegible] قبول [illegible] شرح وقایہ مین بصفحہ (۲۴۳) ہے
اور در مختار مین بصفحہ (۵۱۴)
اثاث البیت کے جھگڑے مین یہ فیصلہ کرنا کہ جو
چیز مردون سے خاص ہوتی ہے وہ مرد کو
دلانی چاہیے اور جو عورتون سے مخصوص
ہو وہ عورت کو یہ میزان کبریٰ کی دوسری
جلد مین بصفحہ (۲۲۱) ہے

تنبیہ تشتمل علی تبرئة وتنزیه

للامام الهمام ابی حنیفة النعمان ومن وافقه من السلف علیهم الرضوان

یہ جسقدر لے دے ہوئی ہے حنفیہ پر ہوئی ہے
نہ امام حنفیہ ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ پر یا مسائل مذکورہ

مین انکے اسلاف پر حاشا جناب ہم
عن ذلک اسلئے کہ اگرچہ امام ابو حنیفہ اور

بعض سلف ان مسایل فرعیہ روشاہدہین اور اُسکے نظایر مین حنفیہ کی ساتھہ شراکت رکھتے ہین - ولیکن مذہب حنفیہ ور امام ابو حنیفہ اور انکے اسلاف مین فرق بین ہی - جو انکو ایسے دے سے بری کرتا ہی

وہ یہہ ہی کہ امام ابو حنیفہ و بعض سلف مسایل مذکورہ کے قایل ہین تو سبب اُس کا یہی ہی کہ اِن مسایل مین احادیث صحیحہ انکو نہین پہنچین اور اگر پہنچین ہین تو بسند ثقات نہین پہنچین [illegible]

احادیث کو نہین مانا - اور انکی رد و ابطال کے لئے ان اصول کو وضع کیا

(۱) عام کتاب اللہ قطعی ہی

(۲) خبر واحد سے اُسکی تخصیص یا تقیید یا اسپر زیادت جایز نہین ہے

(۳) زیادۃ ایک قسم نسخ ہی

(۴) غیر فقیہ کی روایت مخالف قیاس مقبول نہین ہے وعلے ہذا القیاس

بخلاف حضرات حنفیہ (مصداق - ع بدنام کنندۂ نکو نامی چند) کے کہ انہون نے احادیث صحیحہ کو جانکر انکو خالی از قدح و ظاہری انقطاع مانکر محض نصرت مذہب کے لئے انکو رد کیا - اور اُنکے رد کے لئے اُن اصول کو گھڑ دیا

بلکہ ہمارا اور ہر محقق کا یہ گمان ہی کہ فن اصول فقہ اسی غرض سے بنایا گیا ہی - اور مقصود ان حضرات کا وضع اصول مخترعہ سے فقط رد حدیث ہی - انہون نے جب اقوال ابو حنیفہ کو خلاف احادیث صحیحہ پایا (جبکا سبب محققین و منصفین کے نزدیک احادیث [illegible]

آتا ہی) تو ان اقوال کی تصحیح و تائید کے لئے بجز وضع اصول رد حدیث کچھہ چارہ و حیلہ نہ دیکھا - بس ان اصول کو وضع کیا

یہ بات مین فقط متاخرین ہی کی نسبت نہین کہتا بلکہ اُنکے متقدمین مقلدین کی نسبت بھی یہی خیال رکھتا ہون -

علی بزدوی (جسکو یہ فخر الاسلام کہتے ہین) سے لیکر آجتک اکثر ایسی ہی چلے آئے ہین اور بغرض نصرت مذہب ان تکلفات کے مرتکب رہے -

میری ان باتون سے کوئی صاحب الجھنی

گو طیار ہون تو پہلے اپنے گھر کی خبر لین - اور
خوب ٹٹول کر دیکھین کیا ابو حنیفہ رح نے
وہ اصول بتائے ہین اور یہ الفاظ کہ زیادۃ
نسخ ہی - تخصیص عموم قرآن حدیث سے ناجائز
ہے وعلے ہذا القیاس قلم مین یا زبان پر
وہ لاے ہین حاشا وکلا پہر جب اپنے
گھر سے ان باتونکا پتہ نہ پا دین - (ڈھونڈھتے) اور
ڈھونڈتے تھک جاوین تو مجھ سے نہ الجھیں
علاوہ برین اپنے علماء مذہب کبراء ملت
کی [illegible]
کرین - کتب اصول مین جابجا تصریح ہے
کہ فلان مسئلہ عیسی بن ابان کا قول
ہے - اور فلان کرخی کا اور یہ علماء بلخ کا مذہب
اور وہ سمرقند کا - امام ابو حنیفہ کے مذاہب
کی نقل یا ذکر تو اتنا بہی نہین - جتنا آٹے مین
نمک ہوتا ہی
جسنے کوچہ اصول فقہ مین ایک دفعہ بہول سے
بہی گذر کیا ہو گا وہ اسبات مین شک نہ لائیگا
اور جو شک لائیگا وہ کتب سے بیخبر کہلائیگا اور
اپنی ہنسی کرائیگا اور حضرت شاہ ولی اللہ
نے حجۃ اللہ البالغہ مین صاف لکھدیا ہے

کہ اکثر اصول جو بزدوی کی کتاب مین مذکور
ہین - امام ابو حنیفہ اور اُنکے شاگردون سے
صحیح و ثابت نہین ہین - بلکہ اُنکے اقوال سے
استنباط کئے گئے ہین - ان اصول کی محافظت
کرنا اور جو انپر اعتراض وارد ہون انکے جوابدہی
مین تکلفات عمل مین لانا (جیسے بزدوی
وغیرہ کرتے ہین) اچھا نہین ہی اور فرمایا
کہ تجھے اسبات پر بہی دلیل کافی ہی کہ انہین کے
محققین نے کہدیا ہی کہ حدیث غیر فقیہ کا
قیاس کے خلاف [illegible] عیسی
بن ابان کا مذہب ہے - کرخی وغیرہ اسکے
مخالف ہین - اور حدیث کو بہر حال قبول
کرتے ہین اور کہتی ہین ہمارے ائمہ (ابو حنیفہ وغیرہ)
سے خبر واحد کا قیاس سے مقدم ہونا مروی
ہے

اور فرمایا کہ تجہے اسبات کا یہ امر بہی ارشاد
کرتا ہی کہ اہل اصول باہم مختلف ہین اور ایک
دوسرے کو رد کرتے ہین (یعنے اگر امام
مذہب سے اسباب مین کچھ مروی ہوتا تو یہ آپسمین
کیون لڑ لڑ مرتے)
یہ حاصل مضمون حجۃ اللہ کا ہی اور اصل

عبارت اسکی صفحہ (۱۶۵) و (۱۶۶) مین ہے
اور ضمیمہ اخبار سفیر ہند نمبر (۳) مطبوعہ اگست ۷۷ء
مین منقول ہو چکی ہے

جب اصول بزدوی کا یہ حال ہے تو اسپر
اصول متاخرین کو قیاس کرنا چاہیئے ع
قیاس کن زگلستان من بہار مرا + اسلیئے کہ
بزدوی ان سب کا امام ہے - اور اس سے
پچھلے سب اسکے مقلد و تابع - چنانچہ **خطبہ**
تنقیح متن توضیح اسپر شاہد ہے - اور **فواتح**
الرحموت شرح مسلم الثبوت [illegible]
شعر - اور **میزان کبرے** مین شیخ
عبد الوہاب شعرانی نے (جو حنفی مذہب کے
بڑے حامی ہین اور امام ابو حنیفہ کی تائید
مین میزان کے ۴ صفحہ پورے کئے ہین)
صاف لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ کیوقت مین
حدیث کی تدوین و تالیف نہین ہوئی اسلیئے
انکو حدیث کم ملی ہے - اور خلاف حدیث
قیاس ہوا - یہہ نہین کہ حدیث کے ہوتے انہون
نے قیاس کیا

اور کہا کہ جسنے اسبات کو امام کے ذمہ لگایا ہے
اسنے اس امر کو انکے مقلدین مین پایا ہے

یہ لوگ امام کی قیاسی بات کو پکڑے رہتے ہین -
اور اسکے مقابلہ مین حدیث کو نہین لیتے -
پس امام **معذور** ہین اور انکے اتباع معذور
نہین ہین - یہ خلاصہ مضمون میزان ہے اور
اصل عبارت میزان کی صفحہ (۶۲) مین ہے
اور ضمیمہ سفیر نمبر (۱۱) مطبوعہ مارچ ۷۸ء مین
نقل ہو چکی ہے - اسکے متصل یہ بھی اسمین
کہا ہے (جو ضمیمہ مذکورہ مین نقل نہین ہوا)
وهذا الامر الذي ذكرناه يقع فيه كثير من الناس
[illegible]
للك الامام وهو بهور - فان مذهب الامام
حقيقة هو ما قاله ولم يرجع عنه الى ان مات
لا ما فهمه اصحابه من كلامه فقد لا يرضى
الامام بذلك الامر الذي فهموه من
كلامه ولا يقول به لو عرضوه عليه - فقد
علم ان من عزى الى الامام كل ما فهم من
كلامه فهو جاهل بحقيقة المذاهب
انتهى ما قاله في الميزان وهكذا قاله في

المنهج المبين

ترجمہ یہ امر (یعنی مقلدین کے فعل کو امام
کے ذمہ لگانا) اسمین بہت لوگ پڑ جاتے

ہین ۔ جب اتباع امام کا کوئی مسئلہ پاتے ہین تو اُسکو مذہب امام بنا دیتے ہین ۔ ولیکن یہ بے پروائی ہے

مذہب امام تو حقیقۃً وہی ہوتا ہی جو اُسنے کہا ہو اور اس سے تا دم مرگ رجوع نہ کیا ہو نہ وہ جو اسکے اتباع نے اُسکی کلام سے سمجھا ہو۔

ایسا بھی ہو سکتا ہی کہ جو وہ کلام امام سے سمجھے ہون وہ امام کو پسند نہو اور نہ وہ اسکا قائل ہو جب وہ اُسکے سامنے پیش ہو اس سے معلوم ہوا کہ جو امام کیطرف اسبات کو منسوب کرے جو اُسکے کلام سے سمجھی گئی ہو (نہ خود اُسکی کہی ہوئی) وہ حقیقت مذاہب سے جاہل ہی ۔ ترجمہ عبارت میزان کا تمام ہوا ۔ اور ایسا ہی شعرانی نے کتاب منہج مین کہا ہی

اور یہ مضمون (یعنے مخفی رہنا احادیث کا امام اور اُن سے پہلے ائمہ دین و صحابہ و تابعین پر) ہمنے **ضمیمجات** اخبار سفیر ہند ۱۸۷۸ء مین نمبر اول سے بارہ تک ایسا مبرہن و مدلل کیا ہی کہ اسمین کسی فرد بشر کو بشرط اتصاف بعقل و انصاف دم مارنے کی جگہہ نہین ہی

اور بعض صحابہ کا بعض احادیث کو قبول کرنے سے توقف کرنا اس سبب سے ہی کہ وہ بسند ثقات انکو نہین پہنچین ضمیمہ نمبر (۱۲) مطبوعہ دسمبر ۱۸۷۸ء مین مدلل ہو چکا ہی ۔ اور کچھہ بیان مقلدین کے ہٹ دہرمیونکا رسالہ **اشاعۃ السنہ** نمبر اول جلد دوم صفحہ ۱۲ مین ہے اور بضمن ضمیمہ سفیر نمبر (۹) مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۸ء و ضمیمہ نمبر ۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۷۸ء یہ بھی [illegible] پہنچ چکا ہی کہ یہ لوگ محض [illegible] کی امام کے لئے ان قواعد مخترعہ سے لپٹتے ہین اور جہان پابندی قواعد سے پیروی قول امام کی ہاتھ سے چھوٹے وہان ان قواعد کو بالائے طاق رکھدیتے ہین

اگر ایک جگہہ کسی حدیث کو کسی قاعدہ کی آڑ مین نشانہ طعن بناتے ہین تو دس جگہہ ویسی حدیث کو بمخالفت قاعدہ مذکورہ عمل مین لاتے ہین ۔

حدیث سے کوئی پکڑے تو قرآن کیطرف بھاگتے ہین قرآن پیش کرو تو حدیث کیطرف

دوڑتے ہین - حدیث نہو تو آثار ہی کی آڑ لیتے
ہین - آثار بھی نہون تو قیاس ہی کو سپر بنا لیتے
ہین اسپر **امام رازی** کی شہادت بھی
ان پرچون مین منقول ہے جسکے خاتمہ مین
یہ الفاظ منقول ہین -

فثبت هذا انهم تارة يقدمون القياس
على الخبر وتارة يقدمون عمل بعض الصحابة
على الكتاب وتارة يعكسون الامر في هذه الابواب
وذلك يدل على ان طريقتهم غير مبنية
على قانون مستقيم

ترجمہ اس بیان سے ثابت ہوا کہ حنفیہ کبھی
قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے ہین - کبھی عمل
بعض صحابہ کو قرآن پر مقدم کرتے ہین -
کبھی اسکا عکس - اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ انکی مذہب کی کسی سیدھی قانون پر بنیاد
نہین ہی

یہ سب بیانات و شہادات سنکر بھی کوئی صاحب
الجھنی سے نہ ٹلین - تو اور کہہ سن لین کے
اور اپنی مذہب کے عیوب کو اور فاش کرائین گے -
اہل تحقیق سے چھیڑ چھاڑ کرنا مستان را سر دو
باو دہانیدن کا مصداق ہے - عافیت اسی مین ہے

کہ حق سنکر پھر لب نہ ہلاوین - اور حساب درد از
در دل پر کار بند ہو رہا کرین **بالجملہ** اس
بیان سے فرق بین حنفیہ اور امام حنفیہ
مین (جسکا ہمنے دعوے کیا تھا) ثابت ہوا
اور انکے معتبرات کی شہادات سے مبرہن
ہوگیا کہ امام یا بعض سلف مسائل خلاف حدیث
کے قائل رہے تو بیخبر ہونیکے سبب سے قائل
رہے - بخلاف حضرات حنفیہ کہ یہ دیدہ دانستہ
مسائل مذکورہ مین خلاف حدیث پر مصر ہین
اور احادیث کے درپے رد احادیث کے لیے
اصول بناتے ہین اور اصول کی آڑ مین
احادیث پر فیر چلاتے ہین

فالامام معذور واتباعه غير معذورين

اسوجہ سے امام اس لیے وے سے بری
ہین - اور یہ حضرات اُس خلعت کے سزاوار
یہان کسیکو یہ **شبہ** گذرے کہ دیدہ و
دانستہ حدیث کا خلاف کرنا اور رد حدیث کے
لئے اصول بنانا ادنے مسلمان کی شان سے
بعید ہی - پھر اسکا صدور اکابر حنفیہ سے کیونکر
ہوا - اور باوجود اسلام و علم و ہنر و کمال
کے انہون نے اسپر کسطرح اقدام کیا - تو

جواب اسکا یہ ہی کہ آفت تقلید نے یہ سبھی کچھ ان سے کرایا اور اس بلا مین پہنسایا۔

یہ **بلا رتقلید** انکی سدراہ وحجاب نگاہ ہو گئی اور افراط حسن ظنی دبحق ائمہ جنکی مقلد ہوئی نے انکی آنکھہ بند کر لی۔ اسی خوف سے محققین نے اس بلا سے ڈرایا ہے اور بایں کلمات اس سے ہٹایا ۔ ؎

واھرب عن التقلید فھو ضلالۃ

ان المقلد فی سبیل الھالک

تفصیل اسکی یہ ہی کہ انہون نے مکتب میں حنفی مذہب کا سبق لیا تو اسکا حسن انکی دلون مین جمنے لگا۔ پہر اسی مذہب کی کتابوں مین انکی نظر پڑتی رہی اور یوماً فیوماً اسکی تائید سوجہتی گئی

اس سے **عظمت مذہب حنفی** انکی دلون مین ایسی بڑہی کہ عصمت امام ابو حنیفہ اعتقاد مین آگئی۔ دبنا برعلیہ خیالات ذیل نے انکے دلونپر سلطنت کی

(۱) امام ابو حنیفہ بڑے محدث تہی

(۲) دنیا کے ائمہ سے زیادہ فقیہ وسمجھہ دار

(۳) انکی پاس ہزارون صندوق کتب حدیث کے موجود تھے۔

(۴) علم حدیث مین چار ہزار انکی استاد تھے

(۵) جب کوئی مسئلہ اجتہادی جاری فرماتے تو پہلے اسمین صدہا تلامذہ کے ساتھہ مباحثہ کر لیتے پہر وہان خطا کہان اور مخالفت حدیث کا کیا گمان

ان خیالات نے مذہب حنفی کو انکا محبوب ومعشوق بنا دیا۔ اور اسکی نصرت وتائید کو انکا فرض عین مدعا وغرض ٹہرا دیا

جب کوئی حدیث خلاف قول امام کے سامنے آئی تو اس حب بے جا نے حبک للشیی یعمی ویصم انکی آنکھہ بند کر لی۔ اور جہان کہیں آیت قرآن خلاف مذہب امام دکھائی دے وہان غرض انکی علم وفہم میں آڑ ہو گئی چنانچہ نمبر اول مین گذرا ہی۔ چون غرض آمد الخ۔ ویسا ہی کسی اور نے کہا ہے ؎ بدوزد ہوا دیدہ ہوشمند

جب انکی آنکھہ حق سے بند ہو گئی اور علم وفہم کے آگے ایک آڑ کھڑی ہو گئی تو انکو یہ وساوس پیش آئے

(۱) اگر فلان حدیث صحیح ہوتی تو امام ابوحنیفہ

ضرور اسکے قائل ہوتے۔

(۲) فلانی آیت کے معنی ظاہری مراد ہوتی تو ہمارے امام صاحب اسکا خلاف نکرتے

(۳) جس نے حدیث مخالف قول امام قبول کرلی۔ اُسنے امام کی بے ادبی کی اور اپنے علم وفہم کو امام پر ترجیح دی

(۴) ہم مین کہان طاقت ہی کہ امام کے سوائے حق کو پہنچین اور اُنکی خطا پکڑین ؎

خطاء بزرگان گرفتن خطاست

[illegible]
آمادہ کیا۔ اور وضع اصول رد کار استہ نکال دیا۔ پھر اسکو حمایت دین سمجھایا۔ اور مصداق ان اردنا الا احسانا وتوفیقا کا بنایا۔

ولیکن نفس الامر مین وہ ان خیالات و دیگر کے سبب مخالفت دین سے بری نہین ہو سکتے اور امام کی طرح معذور نہین سمجھے جاتے۔ بلکہ وہ سراسر مخالف دین ہین اور انکا یہ مسلک مسلک سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے (جنکے وہ مقلد ہین) مخالف ہی۔

ثبوت اس امر کا ہماری اسی تحریر مین موجود ہے اور کچھ بیان اسکا نمبر اول جلد دوم مین اشاعۃ السنۃ کے گذرا۔ اور اس سے پہلے ضمیمجات ۱۳۰۶ھ مین خصوصاً نمبر (۵) (۱۱) (۱۳) مین بھی ہو چکا۔ اور تفسیر کبیر وتفسیر نیشاپوری مین انکے اس مسلک کو مسلک یہود ونصاری قرار دیا ہی۔ چنانچہ *

نیشاپوری مین بذیل آیت اتخذوا احبارھم ورھبانھم کے بعد نقل حدیث مرفوع کے (جسمین یہود ونصارے کی [illegible]

قال الربيع قلت لابی العالية كيف كانت الربوبية فی بنی اسرائيل فقال انهم وجدوا فی كتاب الله ما يخالف قول الاحبار والرهبان فكانوا ياخذون باقوالهم وما كانوا يقبلون حكم الله

قال الامام فخر الدين الرازی رح قد شاهدت جماعة من مقلدة الفقهاء قرءت عليهم آيات كثيرة من كتاب الله فی مسائل كانت تلك الآيات مخالفة لمذهبهم فيها فلم يقبلوا تلك الآيات ولم يلتفتوا اليها

وکانوا ینظرون الیّ کالمتعجب یعنی کیف یمکن العمل بظواھر تلک الایات مع ان الروایۃ عن سلفنا وردت بخلافہا ولو تاملت حق التامل وجدت ھذا الداء ساریا فی عرق اکثرین - انتہی ما فی النیساپوری وھکذا فی التفسیر الکبیر - ونحوہ فی حجۃ اللہ البالغہ والتفسیر المظہری وغیرھا -

ترجمہ ربیع نے کہا مینے ابو العالیہ (تابعی جلیل الشان) سے پوچھا - بنی اسرائیل مین مولویون اور درویشونکو پوچھنا کیونکر تھا - انہون نے فرمایا - وہ لوگ جو بھی اللہ کی کتاب (توریت وانجیل) مین اقوال درویشون وعلماء کا خلاف پاتی تو انہین اقوال کو عمل مین لاتے - اور حکم الہی کو قبول نکرتے

امام رازی نے کہا مینے ایک جماعت مقلدین فقہاء کو ایسا ہی پایا - مینے انپر بہت سی آیات قرآن (جو انکے مذہب کے مخالف تھین) پڑہین تو انہون نے قبول نکین اور میری طرف متعجب ہوکر دیکھنے لگے -

یعنی اسپر تعجب کیا کہ ان آیات کے ظاہری معنی پر عمل کیونکر ہو سکتا ہے - باوجودیکہ ہمارے ائمہ مذہب سے ان آیات کے خلاف روایات وارد ہین -

اور اگر تو ٹھیک سوچے تو اس مرض کو (جو یہود ونصارے مین تھا) مقلدون کی رگون مین گھسا ہوا پاوے - مضمون **نیشاپوری** کا تمام ہوا اور ایسا ہی **تفسیر کبیر** مین ہے - اور اسیطرح **حجۃ اللہ البالغہ** - و **تفسیر مظہری** مین بپاس تقلید ائمہ رد حدیث کو شیوہ یہود ونصارے ٹھہرایا ہے

النصح والاعذار الی بعض الاخیار

ہمارے بعض معاصرین حنفیہ (جنکو مجھ سے رابطۂ وداد ہے اور مجکو ان سے اتحاد وحسن اعتقاد) شائد میرے اس بیان کو بحق حنفیہ سوء ظنی بیجا سمجھین اور اسکے مخالفت کا تحریرًا یا تقریرًا ارادہ کرین چنانچہ پہلے اس سے **نواب صاحب** امیر بہوپال نے **اتحاف النبلاء**

ہین اسکا عشر عشیر شیخ ابن الہمام کی نسبت
کہا تو انکو بُرا معلوم ہوا - اور اسکا خلاف
انکی قلم و زبان سے نکلا - سو اگر ایسا ہی
میرے بیان کی نسبت خیال پیدا ہو اور
اسمین کچھ لکھنے لکھانے کا ارادہ ہو تو حسبۃً للہ
میری دو باتونکو مد نظر رکھین

پہلی بات یہ کہ مدار بحث و کلام فقط
دو امر کو (جو بمنزلہ اصول ہین) ٹھیراوین
انکے سوائے اور جزئیات و تمثیلات کی بحث
مین خامہ فرسائی تحریر ہو فان المناقشۃ
فی المثال لا یلیق بشان المحصلین

امر اول یہ کہ وضع اصول (جنمین
ہمکو کلام ہے) قبل فروع ہوا ہے - اور امام
ابو حنیفہ وغیرہ متقدمین سے سرزد - نہ یہ
کہ فروعات کو تو پہلے امام نے قائم کیا -
اور انکے اصول کو مقلدین نے پیچھے گھڑ جایا

امر دوم یہ کہ اصول قائم کرنیوالے
اپنی جملہ اصول کے ہر جگہہ پابند ہین نہ یہ
کہ ایک جگہہ بعض اصول کی پابندی کرتے
ہین تو دوسری جگہہ اسکو بالائے طاق رکھدیتے
ہین

دوسری بات یہ کہ جو کچھ لکھین وہ قبل
طبع اشتہار میرے پاس بھیجوا دین - پس اگر مین
اسکو صحیح پاؤنگا تو بسر و چشم قبول کرونگا
اور اپنی خیال و مقال سے اپنا رجوع خود مشتہر
کرونگا اور اگر اسمین کچھ خلل پاؤنگا - تو اسپر
مخاطب کو اسیطرح مطلع کرونگا - پھر انکو اختیار ہوگا چاہین
[illegible]
[illegible]
ہم تو ہر طرح حاضر ہین اور یہ شعر ورد زبان رکھتے ہین

فمن لی بالخطا فارد عنہ
ومن لی بالقبول ولو بحرف

ولیکن مصلحت را من اسی خاطر تو مین دیکھتی ہین
آئندہ انکو اختیار ہے ہر کسی مصلحت خویش نکو
میداند - صفحہ (۱۱) سے یہانتک
فقرہ پنجم جناب کے جواب مین کلام ہے
جسکے اتمام سے دفعہ سوم کا اختتام ہے

باقی آئندہ